بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

۶ شعبان ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۹/۱۴ ‖ ۴ تبلیغ ۱۳۳۹ ہش ‖ ۴ فروری ۱۹۶۰ء ‖ نمبر ۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب —

ربوہ ۳ فروری بوقت ۱۰ بجے صبح

الحمد للہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ رات نیند اچھی آگئی۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد و الحاح کے ساتھ دعائیں میں لگے رہیں ؛

متحدہ عرب جمہوریہ کی ساری فوج کو تیار رہنے کے احکام دے دیئے گئے

شام و اسرائیل کی سرحد پر دونوں ممالک کے فوجی دستے کل سے کمربستہ ہیں

قاہرہ ۳ فروری۔ قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ (مصر و شام) کی ساری فوج کو احکام دے دیئے گئے ہیں۔ کہ وہ جنگی کارروائی کی خاطر بالکل تیار بر تیار رہے۔ ریڈیو نے مزید بتایا ہے کہ کل اسرائیل اور شام کے درمیان غیر فوجی علاقہ میں جو جنگ ہوئی ہے۔ اس کے بعد یہ حکم نافذ کر دیا گیا ہے سرحد شام و اسرائیل سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ کل اسرائیل اور متحدہ عرب جمہوریہ دونوں کی فوجیں بالکل کمربستہ رہی ہیں فلسطین کے لئے اقوام متحدہ کی مبصر فوج کے حکام موقعہ پر موجود ہیں۔ ان حکام کا کہنا ہے کہ اگر از سر نو کوئی جھڑپ عرب اور اسرائیل فوجوں میں نہ ہوئی۔ تو اس صورت میں متنازعہ علاقہ کے بارے میں یہ طے کیا جا سکے گا۔ کہ اس کا اصل مالک کون ہے۔

یومِ مُصلح موعود

احبابِ جماعت! ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک نہایت اہم دن ہے۔ اس تاریخ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی۔ جس کے پورا ہونے کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔

چونکہ ۲۰ فروری قریب آرہی ہے جماعتوں کو چاہیئے ابھی سے اپنے اپنے مقام پر "یومِ مصلح موعود" منانے کی تیاری شروع کر دیں۔ اور تقاریر کے ذریعہ سے اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی اور عظمت سے آگاہ اور واقف کریں ؛

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مکرم امین اللہ خان صاحب سالک کا عزم امریکہ

احباب اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہیں

ربوہ ۲ فروری۔ مکرم امین اللہ خان صاحب سالک اعلائے کلمۃ الحق کے لئے امریکہ روانہ ہو رہے ہیں۔ ان کی روانگی کل مورخہ ۴ فروری بروز جمعرات پونے دس بجے صبح بذریعہ پنجاب ایکسپریس ہو گی۔ احباب کرام بروقت اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں سے رخصت کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

بشارت احمد کی تشویشناک علالت

احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کا بچہ عزیز بشارت احمد سلمہ اس وقت منگری میں بہت بیمار ہے۔ اور کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔ چنانچہ آج ایک تار کے ذریعہ اطلاع ملی ہے کہ حالت بہت قابل فکر یعنی تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ عزیز بشارت احمد سلمہ کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ عزیز بشارت احمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم ترین صحابی حضرت شیخ حامد علی صاحب مرحوم کا نواسہ اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کا لڑکا ہے مولوی صاحب پاسپورٹ نہ ملنے کی وجہ سے بشارت کو دیکھنے کے لئے بھی نہیں آسکے۔ اللہ تعالےٰ رحم فرمائے ؛ خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ
۲ فروری ۱۹۶۰ء

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ابن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ۲ اور ۳ فروری ۱۹۶۰ء کی درمیانی شب بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی پوتی اور حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہے۔

ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نیز خاندان حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصۂ وافر عطا کرتے ہوئے اسے والدین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے آمین اللّٰھم آمین

مکرم عبد الوہاب بن آدم آف غانا کی والدہ محترمہ کی وفات

اناللہ وانا الیہ راجعون

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم عبد الوہاب بن آدم صاحب آف غانا مغربی افریقہ (جو جامعۃ المبشرین کے فارغ التحصیل ہیں۔ اور علم دین حاصل کرنے کی غرض سے گزشتہ پانچ سال سے بھی زائد عرصہ سے ربوہ میں مقیم ہیں) کی والدہ محترمہ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۶۰ء کو اپنے وطن غانا میں بمقام (Salaga) وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت مخلص اور نیک خاتون تھیں اور سلسلہ کے ساتھ ان کی محبت و عقیدت فدائیت کا رنگ لئے ہوئے تھی۔ وکالت تبشیر مرحومہ کی وفات پر رنج اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مکرم عبد الوہاب کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے۔ احباب جماعت سے بھی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۶۰ء

پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات

۲۹ جنوری ۱۹۶۰ء کو صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مشترکہ دفاع کی تجویز صورتحال کے حقیقت پسندانہ علم پر مبنی ہے اور اس سے ہندوستان اور پاکستان دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔ اس تجویز میں سیاسیات یا دھوکہ بازی کو کوئی دخل نہیں ہے لیکن ان دونوں ملکوں کے درمیان مشترکہ دفاع اور اچھے تعلقات کا قیام اس وقت ہو سکتا ہے جب یہ احساس پیدا ہو جائے کہ یہ دونوں ممالک ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہیں صدر نے کہا کہ مشترکہ دفاع ایسی صورت میں کیسے ہو سکتا ہے جب کشمیر میں دونوں ملکوں کی فوجیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف آرا ہوں تاہم مجھے امید ہے کہ ہندوستانی باشندے جلد ہی یا بعد میں مشترکہ دفاع کی ضرورت محسوس کریں گے اور اس سلسلہ میں پاکستان میں کسی قسم کی مایوسی کی ضرورت نہیں ہے"

پاکستان اور ہندوستان میں جو قدرتی تعلق اور رشتہ ہے وہ دونوں ملکوں کے رہنے والے اچھی طرح محسوس کرتے ہیں دونوں مملکتوں کو آزادانہ زندگی بسر کرتے ہوئے ۱۲ ۱۳ سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن یہ امر افسوسناک ہے کہ جس قدر دونوں ملکوں کو باہم زیادہ سے زیادہ خوشگوار تعلقات ہونے چاہئیے تھے۔ ویسے تعلقات ابھی تک قائم نہیں ہو سکے۔ باوجود اسکے کہ دونوں کے اکثر مسائل مشترک اور ایک جیسے ہیں اور دونوں کی ضروریات یکساں ہیں اور بغیر دونوں کے باہمی خوشگوار تعلقات کے یہ مسائل خاطر خواہ حل نہیں ہو سکتے۔ پھر بھی سیاسیین نے باہمی تعلقات کو اعلیٰ معیار پر پہنچانے کے لئے کماحقہ کوشش نہیں کی اور جو باہمی تنازعات چلے آتے تھے ان میں سے جو بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں انہیں سلجھانے میں قابل قدر ترقی نہیں کی۔

یہ بات واقعی قابل تعریف ہے کہ ہمارے صدر مملکت نے اس حقیقت کو اچھی طرح محسوس کیا ہے اور موجودہ حالات سے متاثر ہو کر ہندوستان کو مشترکہ دفاع کی پیشکش کی تھی۔ یہ ایک عملی اقدام تھا جو صدر مملکت نے کیا۔ لیکن یہ مسئلہ کوئی خیالی یا شاعرانہ انداز سے حل نہیں ہو سکتا اور نہ محض نیک جذبات ظاہر کرنے سے حل ہو سکتا ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ دونوں ملکوں کے درمیان بعض نہایت اہم متنازعہ مسائل ہیں جن کا سب سے پہلے حل ہونا ضروری ہے۔ وہ بجائی اس وقت باہم تعاون کر سکتے ہیں جب ان کے درمیان باہمی کسی بات میں رنجش نہ ہو۔ اور ایسا تنازعہ باقی نہ رہے جو دونوں کے دلوں کو صدق دلی سے باہم تعاون کرنے سے روکتا ہو۔

اس لحاظ سے صدر مملکت نے جو اپنی مشترکہ دفاع کی پیشکش کی مزید وضاحت کی ہے وہ نہایت حقیقت پسندانہ ہے جب تک خاص کشمیر کا تنازعہ دونوں ملکوں میں قائم ہے اس وقت تک مشترکہ دفاع کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ آپ نے اس کی جو وجہ بیان فرمائی ہے وہ نہایت معقول ہے کہ جب کشمیر کی سرحدوں پر دونوں ملکوں کی فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہوں تو وہ بیرونی حملہ کی صورت میں کس طرح باہم تعاون کر سکتے ہیں۔ تاہم صدر مملکت نے یہ جائز اور امید افزا بات بھی ساتھ ہی فرما دی ہے کہ اس امر سے اہل پاکستان کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے اور یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کبھی خوشگوار نہیں ہو سکیں گے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے جو پیشکش کی ہے اس کو ہندوستان کے رہنے والے بھی جلد یا بدیر معقول سمجھ کر ضرور اس کا ردعمل حقیقت پسندی کی صورت میں ظاہر کریں گے

یہ ایک واضح بات ہے کہ پاکستان اور ہندوستان ہمیشہ تک ایک دوسرے سے بدظن نہیں رہ سکتے دونوں ملکوں میں جغرافیائی ہی نہیں بلکہ دیگر بہت سے ایسے رشتے ہیں کہ کوئی وقتی اور مصنوعی قسم کا سیاسی تدبر ان کو ختم نہیں کر سکتا۔

صدر مملکت نے ٹھیک فرمایا ہے کہ انہوں نے جو تجویز پیش کی تھی وہ کسی سیاسی چال اور دھوکہ بازی پر مبنی نہیں تھی۔ اس سے کوئی وقتی مطلب نکالنا پیش نظر نہیں تھا۔ بلکہ اس کی بنیاد حقیقت پسندانہ خیرسگالی پر ہے۔ چونکہ دونو ممالک کے بہت سے مسائل یکساں ہیں اس لئے دونوں میں باہمی رابطہ اور تعاون ایک دوسرے کے مفاد کے لئے بہت ضروری ہے۔ ہمارے بہت سے معاشرتی اور تمدنی معاملات ملتے جلتے ہیں دونوں کی مصنوعات اور پیداوار متبادل خصوصیات رکھتی ہیں پھر بہت سے ایسے خاندان ہیں جو دونوں ملکوں میں آباد ہیں اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کی ایک دوسرے ملک میں رشتہ داریاں ہیں۔ اور یہ اتنی وسیع ہیں کہ کسی دوسرے دو ملکوں میں نہیں ہیں۔

پھر دونوں ملکوں کے سیاسی اغراض و مقاصد بھی یکساں ہیں۔ اگر دونوں میں ربط و اتحاد بڑھ جائے اور باہم ایسے خوشگوار تعلقات قائم ہو جائیں جیسا کہ حقائق تقاضا کرتے ہیں تو علاوہ اسکے کہ وہ روپیہ جو ایک دوسرے کے خلاف بعض ضروری فوجی تیاریوں میں صرف ہوتا ہے۔ اخراجات کی بچت کے ضمن میں مزید بہت سے فائدے بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً دونوں ملکوں میں ایک دوسرے کے خلاف اپنے اپنے موقف کی وضاحت کرنے اور غیر ممالک میں پروپیگنڈا پر جو اخراجات دونوں کو اٹھانے پڑتے ہیں وہ بھی بچائے جا سکتے ہیں۔ اور ایسی بچت سے بہت سے اندرونی کام تکمیل پا سکتے ہیں جو دونوں ملکوں کی بہبودی کے حامل ہوں مشترکہ دفاع کی تجویز دنیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر اور جیسا کہ صدر مملکت نے وضاحت فرمائی ہے یہ بھی اسی صورت میں زیر عمل لائی جا سکتی ہے جب دونوں ملکوں کے اہم تنازعات از قسم مسئلہ کشمیر باہمی رضامندی سے اور خوش اسلوبی سے طے ہو جائیں اس امر نے ہماری توجہ دیگر فوائد کی طرف بھی مبذول کرا دی ہے جو ان تنازعات کے حل کی صورت میں دونوں کو حاصل ہو سکتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ دونوں ملکوں کے عوام ان دیگر فوائد کا پورا پورا احساس رکھتے ہیں اور دونوں میں عام خوشگوار تعلقات اور خیرسگالانہ رجحانات سے جو دونوں ملکوں کے عوام کو فوائد حاصل ہوں گے وہ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ ان تنازعات کی وجہ سے جو دونوں کے عوام کو نقصان پہونچ رہا ہے وہ نہ صرف ختم ہو گا۔ بلکہ اتحاد و تعاون اور خیرسگالی سے جو دونوں کو برکات حاصل ہوتی ہیں وہ رکی نہ رہیں گی۔

ان بارہ تیرہ سالوں میں یہ بات دونوں طرف اچھی طرح محسوس کی جاتی رہی ہے لیکن پہلے اس کو شاید اتنی حقیقت پسندی کے جذبہ سے عوام اور سیاسیین کے سامنے نہیں لایا گیا جس طرح اس کو صدر مملکت پاکستان نے پیش کیا ہے اور ہمیں توقع ہے کہ دونوں طرف اسکو خوش آمدید کہا جائے گا اور بہت جلد ایسے آثار نظر آنے لگیں گے کہ جو ہماری توقعات کو پورا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں گے اس طرح دونوں ملکوں یا یوں کہنا چاہیئے اس برصغیر کا مستقبل بڑا درخشاں ہو سکتا ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق ناصرات الاحمدیہ کا امتحان

لجنات اماء اللہ کیلئے ضروری اعلان

۲۰ر فروری کا مبارک دن (یوم مصلح موعود) اللہ تعالےٰ کے فضل سے قریب آرہا ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ وہ اس دن ناصرات الاحمدیہ کا پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق امتحان لینے کا بھی ضرور اہتمام کریں سو کوشش کریں کہ تمام احمدی بچیاں اس میں شامل ہوں۔

پرچے سکرٹری ناصرات الاحمدیہ معرفت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام بھجوائے جائیں۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس کی مختصر روئداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کا روح پرور اور بصیرت افروز خطاب

اسلام کے جھنڈے کو تاقیامت دنیا میں بلند رکھنے کا تاریخی عہد

ربوہ ۲۷ جنوری۔ کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالت طبع کے باعث ڈاکٹری مشورہ کے تحت تقریر کے لئے تشریف نہ لا سکے تھے۔ جس کی وجہ سے مخلصین جماعت کے قلوب غمگین تھے۔ اور وہ خصوصی طور پر دعاؤں میں تھے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت دے تاکہ ہم آج حضور کے کلمات طیبات سے مستفیض ہو سکیں الحمد للہ کہ یہ دعائیں قبول ہوئیں۔ اور آج کے آخری اجلاس میں احباب جماعت کو حضور کے دیدار سے مشرف ہوتے اور حضور کے زندگی بخش خطاب کو سننے کی توفیق ملی۔

آج نماز ظہر و عصر کے بعد جو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جمع کر کے پڑھائیں جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس شروع ہوا۔ حضور کی متوقع آمد اور تقریر کے پیش نظر احباب کے اشتیاق کا ایک خاص عالم تھا۔ وقت سے بہت پہلے جلسہ گاہ میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی۔ حضور کی تشریف آوری میں چونکہ کچھ دیر تھی۔ اس لئے منتظمین جلسہ نے درمیانی وقفہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معرکۃ الآراء تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء (جو ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کر لی گئی تھی) کے ابتدائی حصے کا ریکارڈ سنانے کا انتظام کیا۔ صحت کی حالت میں حضور جس خوش الحانی اور خصوصی قرأت کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ جب اس کی آواز حاضرین جلسہ کے کانوں میں پڑی۔ اور حضور کے پر شوکت الفاظ لاؤڈ سپیکر پر گونجے تو مجمع پر رقت کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور قلوب سے بے اختیار حضور کی صحت کے لئے دعائیں نکلنے لگیں۔

سوا دو بجے کے قریب حضور بذریعہ کار جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ احباب نے نعرہ تکبیر، اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد کے نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔

حضور کے سٹیج پر تشریف فرما ہونے کے بعد محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ اور مکرم ثاقب صاحب زیروی نے حضور کی صحت کے لئے اپنی ایک دعائیہ نظم نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی جو دعاؤں کی مزید تحریک پیدا کرنے کا موجب بنی۔

بعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی روح پرور تقریر شروع فرمائی۔ علالت طبع کے پیش نظر حضور نے تقریر لکھی ہوئی تھی۔

تقریر کا ابتدائی حصہ کھڑے ہو کر سنایا۔ اور باقی حصہ حضور نے کرسی پر بیٹھ کر پڑھا۔ تقریر کے شروع میں حضور نے تفسیر کبیر کی نئی جلد خریدنے کی جماعت کو تحریک کی۔ اور فرمایا کہ کوئی احمدی گھرانا ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جس میں یہ تفسیر موجود نہ ہو۔ اسی طرح حضور نے تاریخ احمدیت حصہ دوم کے خریدنے کی بھی تحریک فرمائی۔ جو حال ہی میں ادارۃ المصنفین ربوہ نے شائع کی ہے۔

اس کے بعد حضور نے نہایت مؤثر اور پر درد الفاظ میں تکرار کے ساتھ اپنی اس دلی تڑپ اور تمنا کا اظہار فرمایا کہ جماعت کو ہر قسم کی قربانی پیش کر کے یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اسلام اور احمدیت جلد سے جلد دنیا میں پھیل جائے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے گوشے گوشے میں لہرانے لگے۔ تاکہ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں۔ تو ہماری روح اس کامیابی سے خوش اور مطمئن ہو۔ اور ہم اپنے آقا و سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور یہ عرض کر سکیں کہ اے ہمارے آقا اسلام دنیا میں غالب آچکا ہے۔ اور آپ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے بلند ہے۔

حضور نے فرمایا دنیوی حالات کو دیکھتے ہوئے اسلام کی ترقی اس کی شوکت اور اس کے غلبہ کی یہ تمنا بظاہر عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے خدا میں سب طاقت اور قدرت ہے۔ اگر ہم حقیقی رنگ میں دعائیں کریں گے۔ اور اس کے ساتھ ہی نسل در نسل اپنی جدوجہد کو جاری رکھنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ تو انشاء اللہ یہ خواہش اور آرزو ضرور پوری ہو کر رہے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس پر معارف اور پُر درد تقریر کا اہم ترین حصہ وہ عظیم الشان اور اہم عہد تھا جو اس موقعہ پر اشاعت اسلام کے لئے نسلاً بعد نسل زندگیاں وقف کرنے اور قیامت تک دنیا کے ہر ملک میں اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے جماعت سے لیا۔ حضور کے ارشاد پر جلسہ میں شامل ہونے والے تمام احمدی احباب نے کھڑے ہو کر اس تاریخی عہد کو دہرایا۔ یہ عہد کم و بیش وہی تھا جو اس سے قبل حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماعوں کے موقعوں پر خدام و انصار سے لیا۔ اور جس کے الفاظ یہ ہیں :

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا کے تمام مذاہب پر اسلام ایک دن غالب آکر رہیگا

"ایسے وقت میں جبکہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخر کار اسلام کو غلبہ ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا۔ کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی۔ جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پاوے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا۔" (یادداشتیں براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اللہ تعالیٰ اپنے خاص تعہد سے اسلام کے باغ کو سرسبز کرتا رہتا ہے

"چونکہ تربیت اور پرورش کیلئے یہ قاعدہ مقرر ہے کہ جس باغ کو مثلاً مالک اس کا ہمیشہ تازہ بتازہ رکھنا چاہتا ہے۔ وہ اس کی مناسب پرورش اور غور و پرداخت کے تعہد کو نہیں چھوڑتا اور ہمیشہ حاجت کے وقت اس کی آبپاشی کرتا رہتا ہے اور اگر کوئی پھلدار بوٹا ضائع ہو جائے۔ تو اس کی جگہ اور بوٹا لگا دیتا ہے پس یہی قاعدہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ہے کہ وہ اسلام کے باغ کو جس کو ہمیشہ سرسبز اور پھلدار رکھنا اس کا مقصود ہے اپنے خاص تعہد سے تازہ بتازہ اور سرسبز کرتا رہتا ہے۔ اور جب وہ باغ آبپاشی کا محتاج ہو جاتا ہے۔ تو اس کو پانی دیتا ہے اور جب پہلے بوٹے نکمے اور بوسیدہ ہو جاتے ہیں تو نئے بوٹے لگاتا ہے یعنی ایک نئی قوم پیدا کرتا ہے جو پھل دیوے۔ اور پانی دینے کا سرچشمہ ایک ایسے شخص کو بنا دیتا ہے۔ جو خدا کی تجلیات کی بارش سے وحی الٰہی کا زندہ اور تازہ پانی پاتا ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۰۹)

اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف کریں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما

اللّٰھم آمین اللّٰھم آمین اللّٰھم آمین"

ہر چند کہ یہ عہد پہلے بھی دہرایا جا چکا ہے لیکن جلسہ سالانہ کے عظیم اجتماع میں جب ہزاروں ہزار مردوں عورتوں۔ بچوں اور بوڑھوں نے اس عہد کو حضور کی اتباع میں دہرایا تو اس وقت ربوہ اور اس کی فضا میں ایک ایسی عجیب روحانی کیفیت پیدا ہو گئی جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ عہد کے الفاظ جو ہزاروں زبانوں سے بیک وقت نکل رہے تھے قلوب کی گہرائیوں میں اترتے جا رہے تھے۔ جب عہد ختم ہوا تو ہر احمدی زیر لب اس دعا میں مصروف تھا کہ الٰہی تو مجھے اور میری اولاد کو اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

حضور کی اس ولولہ انگیز اور روح پرور تقریر کے بعد جو کم و بیش پون گھنٹہ تک جاری رہی۔ حضور نے پرسوز اختتامی دعا فرمائی جس میں تمام حاضرین جلسہ شامل ہوئے اور اس طرح جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ جو اجتماعی دعا کے ساتھ شروع ہوا تھا در دو الحاح سے معمور اجتماعی دعا کے ساتھ ہی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

دعا کے بعد جب حضور بذریعہ کار واپس تشریف لے جانے لگے تو حضور نے احباب تک پیغام پہنچانے کا ارشاد فرمایا کہ

"دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ کثرت کے ساتھ

الفضل کا مطالعہ کیا کریں"

حصولِ برکات کے لئے دعوت

"اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی برکت حاصل کرو تو آؤ دین کے کام میں لگ جاؤ اور اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرو واللہ خیر الرازقین"

کیا آپ نے اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے تحریک جدید کے سال نو کے لئے اپنا وعدہ اپنے مقدس امام کے حضور پیش کر دیا ہے؟ (دیکھئے اولیات تحریک جدید)

ایک مخلص خاتون کی وفات

محترمہ سردار بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمود احمد خان صاحب طویل عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۳ دسمبر ۵۹ء بروز جمعرات چک ۸۸ ج ب حسیانہ ضلع لائلپور میں اس جہان فانی سے کوچ کر کے داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تجہیز و تکفین مکمل ہونے کے بعد نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لائی گئی۔ نماز جنازہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ نماز جنازہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے شرکت فرمائی اور دور تک کندھا دیا

مرحومہ مدت سے بعارضہ فالج بیمار تھیں۔ پہلے پہل یہ مرض زیادہ شدید نہیں تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ زور پکڑتا گیا۔

آپ موضع سٹھیانہ ضلع ہوشیارپور (ہندوستان) میں چوہدری دلاور خان صاحب کے گھر تولد ہوئیں۔ وفات کے وقت عمر ۴۰ سال تھی پیدائشی احمدی تھیں۔ اپنے نیک کردار کی وجہ سے سارے خاندان میں عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں نہایت مخلص اور سلسلہ کا عشق رکھنے والی خاتون تھیں اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے از حد محبت تھی۔ صبر و استقلال سے مرحومہ نے زندگی بسر کی۔

مرحومہ کی وفات سے ......

...... مرحومہ کے ضعیف العمر باپ چوہدری دلاور خان صاحب کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ درویشان قادیان و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ مرحومہ نے اپنی یادگار چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(چوہدری) ناصر احمد خان محمود چک ۲۸۵ E.B ضلع منٹگمری

درخواست دعا

۲۷/۱ کو میری بھتیجی عزیزی امۃ الحی بنت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب احمدی سکنہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات ایک حادثہ میں سخت زخمی ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے نیز میرے گھٹنے میں درد ہے دعائے صحت فرمائیں

(برکت علی پنشنر سرائے عالمگیر ضلع گجرات)

ربوہ میں ہومیو پیتھک کلاس کا اجراء

ربوہ ۳۱ جنوری۔ فضل عمر ہومیو پیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ہومیو پیتھک کلاس شروع ہو چکی ہے۔ ہومیو پیتھک تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند احباب مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب جنرل سیکرٹری فضل عمر ہومیو پیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن سے مل لیں۔ واضح ہو کہ فی الحال نائٹ کلاس کا اجراء کیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔

(صدر فضل عمر ہومیو پیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج یونین کے مقرر کی کامیابی

مورخہ ۶ جنوری کو اسلامیہ کالج گوجرانوالہ میں ایک آل پاکستان انٹر کالجیئٹ مباحثہ ہوا جس میں تعلیم الاسلام کالج کے مقرر عبد السمیع صاحب (ابن مولوی عبد الغفور صاحب مربی سلسلہ) نے دوسری پوزیشن حاصل کی اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ (نامہ نگار)

خریداران الفرقان کو اطلاع

خریداران الفرقان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جو احباب سالانہ جلسہ پر جنوری فروری کا رسالہ "سیرت خیر البشر نمبر" دستی نہیں لے گئے تھے ان سب کے نام رسالہ بذریعہ ڈاک بھیجا جا چکا ہے۔ جس خریدار کو ۱۰ فروری تک رسالہ نہ ملے وہ براہ کرم خط لکھ کر طلب فرمالیں اس کے بعد رسالہ دوبارہ نہ بھیجا جا سکے گا۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

ولادت

مورخہ ۲۹/۱ کو خاکسار کے بھائی شیخ انعام الٰہی صاحب کے ہاں اللہ تعالےٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود شیخ فیروز الدین صاحب تاجر چرم لاہور کا پوتا اور شیخ خادم حسین صاحب کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس کی عمر دراز کرے اور خادم سلسلہ بنائے۔ آمین۔

(شیخ محمود احمد اختر سلطان پورہ لاہور)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۲)

جنگ

ایک زمانہ تھا کہ "جنگی دیوتا" کی پوجا بڑے زور سے ہوتی تھی۔ مگر اب اس کے آستانے پر پجاریوں کی وہ بھیڑ بھاڑ نہیں رہی اب دنیا کو امن کے دیوتا کی تلاش ہے۔ نہیں معلوم کہ پرانی دیومالا میں ایسا کوئی دیوتا ہے یا نہیں۔ مگر اب زمانہ اس دیوتا کے نام پر بھی ایک مندر کی تعمیر کرنا چاہتا ہے انسانی مجلس اب میدانِ جنگ کی گرمی سے اس قدر گھبرا گئی ہے کہ جس کے پاس ایٹمی توانائی ہے وہ بھی سرد جنگ چاہتا ہے معاشی فلسفہ ہو یا اخلاقی، اشتراکیت ہو یا سرمایہ داری۔ ملکی معاملہ ہو یا ملی۔ اب کسی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے دنیا گرم جنگ کی بھٹی میں کودنا نہیں چاہتی اس کی وجہ کچھ بھی ہو اخلاقی بلندی ہو یا تباہی کا خوف۔ بہر صورت مجلس اقوام کے منشور میں جنگ غیر ضروری اور خلاف قانون قرار دے دی گئی ہے۔ وہ لوگ جو ازمنہ رفتہ کی عربی تاریخ کو ہی ساری دنیا کے حال و مستقبل کی تاریخ سمجھتے ہیں۔ وہ زمانہ کے ساتھ قدم سے قدم ملائے چلنا نہیں جانتے اسلام جس کی تخلیق ہی امن کے آب و گل سے ہوئی ہے جس کا معاشرتی و اجتماعی نشان ہی "السلام علیکم" ہے۔ انہیں قرآن مجید کی مدھری آواز میں تبلیغ و تلوار کی جھنکار کے سوا کچھ سنائی نہیں دیتا۔ ضرورت تھی ان خیالات کو ایک حد اعتدال پر لانے کی اور واقتلوھم حیث ثقفتموھم کے ساتھ حتی یضع الحرب اوزارھا کی تفسیر سمجھانے کی ضرورت تھی۔ احمدیت زمانہ میں یہی کردار ادا کرنے کے لئے نمودار ہوئی

پر امن انقلاب

آپ نے اپنی تعلیم اور عملی تلقین سے اس ضرورت دینی کی تکمیل کی اسلام کا وہ حسین پر امن چہرہ جو ہر اہل نظر کو دعوت نظارہ دیتا ہے بے نقاب کیا۔ تبلیغ اسلام کے لئے تلوار و نیزہ کی بجائے قلم کی طاقت فراہم کی۔ اشاعت دین کے لئے فوجی بھرتی کی بجائے مبلغوں اور مربیوں کی تربیت کی۔ اور طبل جنگ پر چوٹ دینے کی بجائے انسان کے دل میں صور پھونکنا

شروع کیا۔ ہزاروں مردے جو قبر کی تاریکی میں پڑے تھے میدان میں نکل آئے۔ اور ہاتھوں میں نشان امن وصلح لئے ہوئے اطراف میں پھیل گئے دار التبلیغ کا قیام مساجد کی تعمیر اور تبلیغی کتب کی اشاعت اس دھوم دھام سے کی۔ کہ ندائے احمدیت" تمام براعظموں میں گونجنے لگی۔ لائف انٹرنیشنل نیویارک کا مدیر اگست ۱۹۵۵ء کے شمارے میں دنیائے اسلام کا سروے کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

> "اسلامی تبلیغ نے عیسائی تبلیغ کی اصطلاح میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے قاہرہ کی قدیم یونیورسٹی "جامعۃ الازہر" جو اسلامی قدامت کا ایک مرکز ہے۔ اور جس نے مغربی اثرات کی کافی مخالفت کی تھی اب اس تبلیغ کے میدان میں طلبہ کو تربیت دے رہی ہے اور بہت سے مذہبی ادارے اور ان کی شاخیں مذہبی زور اور تاثیر کی نشاندہی کر رہی ہیں ان تمام میں سب سے زور دار اور اہم فرقہ احمدیہ ہے۔ جس کے مرکزی مقامات پاکستان میں ہیں اور جس کے مبلغین یورپ۔ افریقہ، امریکہ اور مشرق بعید میں پھیلے ہوئے ہیں۔

صرف یہی ایک شہادت نہیں بلکہ اسی طرح کی اور سینکڑوں شہادتیں جو منصف مزاج عوام۔ خداترس علماء اور آزاد اداروں نے دیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے جس کے تصور سے بعض کوتاہ نظر اشخاص کو پریشانی لاحق ہو جاتی ہے کہ اگر تقدیر الٰہی میں اسلام کی حیات ثانیہ ہے۔ تو یہ مبارک دور جماعت احمدیہ کی کوششوں کے ساتھ مقدر ہے۔

اصول بقاء باہم

متمدن دنیا کا دوسرا سب سے اہم اصول حیات "بقاء باہم" کا اصول ہے۔ یعنی خود بھی جیو اور دوسروں کو بھی جینے دو۔ اس عہد میں مذہبی سٹیج پر سے کسی نے اس اصول کی پرزور دعوت دی تو وہ صرف مسیح پاک اور ان کی جماعت "جماعت احمدیہ" ہے۔ برادران وطن کے جذبات کا احترام مذہبی پیشواؤں کی تعظیم اور قومی وملی اقدار کی تکریم، غرض وہ تمام باتیں جو "اصول شہریت" کے اقتضاء ہیں۔ اس جماعت نے اپنے مذہبی اسٹیج سے ان کی تائید و اشاعت کی

تعظیم پیشوایان

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک اہم نصیحت پر عمل کر کے ہم پر امن شہری کی سی زندگی گذار سکتے ہیں۔ وہ "پیشوایان مذاہب کی تعظیم" کی تلقین ہے۔ آپ کی یہ تعلیم آپ ہی کے الفاظ میں سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

> "اور یہ خدا کا شکر ہے کہ ہم لوگ جو مسلمان ہیں۔ ہمارے اصول میں یہ داخل ہے۔ کہ گذشتوں نبیوں سے جن کے فرقے اور امتیں بکثرت دنیا میں پھیل گئی ہیں۔ کسی نبی کی تکذیب نہ کریں کیونکہ ہمارے اسلامی اصول کے موافق خدائے تعالےٰ مفتری کو ہرگز یہ عزت نہیں بخشتا کہ وہ ایک سچے نبی کی طرح مقبول خلائق ہو کہ ہزارہا فرقے اور قبائل اس کو مان لیں۔ اور اس کا دین زمین پر جم جائے اور عمر پائے ہمارا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ ہم تمام قوموں کے نبیوں کو جنہوں نے خدا کے الہام کا دعوےٰ کیا۔ اور مقبول خلائق ہو گئے اور ان کا دین زمین پر جم گیا خواہ وہ ہندی تھے یا فارسی۔ چینی تھے یا عبرانی خواہ کسی اور قوم میں سے تھے درحقیقت سچے رسول مان لیں۔ اور اگر ان کی امتوں میں کوئی خلاف حق باتیں پھیل گئی ہوں تو ان کو ایسی غلطیاں قرار دیں جو بعد میں داخل ہو گئیں۔ یہ اصول ایسا دلکش اور پیارا ہے جس کی برکت سے انسان ہر ایک قسم کی بدزبانی اور بدتہذیبی سے بچ جاتا ہے اور درحقیقت واقعی امر یہی ہے کہ جھوٹے نبی کو خدائے تعالےٰ اپنے کروڑہا بندوں میں ہرگز قبولیت نہیں بخشتا اور اسکو وہ عزت نہیں دی جاتی جو سچوں کو دی جاتی ہے اور صدیوں اور زمانوں میں اس کی قبولیت ہرگز قائم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ بہت جلد اس کی جماعت متفرق ہو جاتی ہے! اور اس کا سلسلہ درہم برہم ہو جاتا ہے۔ سو اے دوستو! اس اصول کو محکم پکڑو۔ ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔
>
> (کتاب البریہ ص۵)

آپ کی ان تعلیمات نے زمانے کے ذہن پر بڑا گہرا اثر چھوڑا ہے آج زمانہ کا ہر مفکر اس طریق سے "عالمی مسائل" پر غور کرتا ہے ہم نے "دور وحدت" سے اپنا سفر شروع کیا تھا۔ "دور کثرت" میں ہر طرف انتشار خیالی پھیل گئی تھی۔ مسیح پاک کی بعثت کی ایک برکت جو ہمارے مشاہدہ میں آ رہی ہے۔ وہ یہ کہ پھر زمانہ میں "دور وحدت" کے خوشگوار حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ ہر طرف اخلاقی اور روحانی انقلاب کی تیاریاں نظر آ رہی ہیں۔

بیسویں صدی کے آغاز میں فرستادہ خدا نے ایک روحانی انقلاب کا صور پھونکا تھا آج اس کی صدائے بازگشت ہر متمدن پلیٹ فارم سے سنی جا رہی ہے۔ (ایڈیٹر قادیان)

اعلانات نکاح

(۱) شیخ ہدایت اللہ صاحب ولد شیخ رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال حلقہ دہلی گیٹ لاہور کا نکاح ہمراہ بشارت بیگم بنت شیخ احمد دین صاحب اوکاڑہ بالعوض مبلغ پانچ صد/۵۰۰ حق مہر۔

(۲) شیخ بشارت اللہ ولد شیخ رحمت اللہ سیکرٹری مال حلقہ دہلی گیٹ لاہور کا نکاح ہمراہ شمیم اختر بنت شیخ سردار محمد صاحب اوکاڑہ بالعوض مبلغ پانچ صد/۵۰۰ روپیہ حق مہر مولوی رحمت اللہ خاں مربی سلسلہ نے ۲۹/۱ کو مسجد احمدیہ میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔

(عبد الحکیم ایجنٹ الفضل وسیکرٹری اصلاح و ارشاد انجمن احمدیہ اوکاڑہ)

(۳) چوہدری غلام مجتبیٰ ایڈووکیٹ لاہور کا نکاح امۃ الباسط بشریٰ بنت صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی بی ٹی نائب ناظر بیت المال کے ہمراہ بعوض ایکہزار روپیہ حق مہر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۲/۱ کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے بابرکت ہو

(اس خوشی میں مبلغ ۵/- اعانت الفضل کیلئے ارسال کئے گئے)

اناج کی پیداوار
بڑھانے سے متعلق کمیشن

ہمارے وطن کی زیادہ تر آبادی کا پیشہ زراعت ہے۔ اس لئے ہماری ترقی کا دار ومدار اس بات پر ہے۔ کہ زراعت کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے اس سے ایک طرف ہمارے کسانوں اور کاشتکاروں کی حالت سُدھرے گی۔ دوسرے ملک کے لئے زیادہ اناج پیدا ہوگا۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر بھی زیادہ اناج ہماری بنیادی ضرورت ہے۔

پچھلے دس برس میں مرکزی اور صوبائی حکومتیں زراعت کی ترقی کے لئے کروڑوں روپے صرف کر چکی ہیں۔ لیکن اس کا کوئی خاص نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ ہر سال آبادی میں دس لاکھ سے زیادہ کا اضافہ ہوتا رہا ہے۔ زیادہ آبادی کے لئے زیادہ اناج کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہر سال دوسرے ملکوں سے اور بھی زیادہ اناج درآمد ہونے لگا۔ اس پر کروڑوں روپے کا زرِمبادلہ صرف ہوتا رہا جو ملکی ترقی کا دوسرا سامان منگوانے پر صرف ہو سکتا تھا۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ صورت ملک کیلئے اچھی نہیں۔

حکومت نے پیداوار میں اضافے کے لئے بہت جتن کئے۔ بیجوں کی حفاظت کے لئے کسانوں کو بلا معاوضہ خدمات مہیا کیں۔ مصنوعی کھاد کے استعمال کو فروغ دینے کے لئے مالی امداد بہم پہنچائی۔ ترقی یافتہ بیج حاصل کر کے کسانوں کے ہاتھ رعایتی نرخ پر بیچے۔ زرعی پیداوار بڑھانے کے طریقے معلوم کرنے کی غرض سے تحقیقی کام کی حوصلہ افزائی کی آبپاشی کے کئی منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا۔ علاوہ ازیں غیر ملکی ماہروں کو بلا کر اُن سے مشورہ کیا۔ خود ملکی ماہرین کو باہر کے ملکوں میں بھیجا۔ تاکہ وہ زرعی ترقی کے مختلف دائروں میں تربیت حاصل کر کے واپس آئیں۔ تو اپنے ملک کی زراعت کو ترقی دے سکیں۔ لیکن یہ سب کچھ کرنے کے بعد اور بے پناہ سرمایہ لگانے کے باوجود خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہو سکے اور صورت یہ ہے۔ کہ موسم میں ذرا سی بھی تبدیلی ہو۔ یعنی کچھ خشک سالی ہو۔ یا ذرا زیادہ بارش ہو جائے۔ اور سیلاب آ جائیں تو غذائی پیداوار میں اس حد تک کمی ہو جاتی ہے۔ کہ ملک کے سامنے ایک نیا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ساری توجہ اسی پر مرکوز کر دینی پڑتی ہے۔ اس پر موجودہ حکومت نے محسوس کیا۔ کہ اس نازک صورتِ حال کا مقابلہ ضروری ہے۔ اس نے سوچا ہم زراعت پر روپیہ دھڑا دھڑ لگا رہے ہیں۔ اور فائدہ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ ملک کی معاشی حالت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ہر سال اناج کی کمی ہوتی رہے۔ اور ہر سال باہر کے ملکوں سے اناج منگوانے پر کروڑوں روپے صرف کئے جائیں۔ اور اسطرح ترقی کے سارے راستے بند رکھے جائیں حکومت نے فیصلہ کیا کہ ایک "غذائی اور زرعی کمیشن" قائم کیا جائے جس میں چُن کر ماہرین لئے جائیں۔ جو مسئلے کے سارے پہلوؤں پر خوب سوچ بچار کر کے ایسی ٹھوس تجویزیں پیش کریں۔ جن پر عمل کرنے سے غذائی اور زرعی پیداوار میں اتنا اضافہ تو ہو جائے کہ ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کا پیٹ بھر سکے۔ اور ہر سال دُوسرے ملکوں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔

اس کمیشن سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ سارے مسئلے کی پُوری چھان بین کرنے سے پہلے یہ معلوم کرے کہ ماضی میں زراعت کی بہتری کے لئے کون سے وسائل اختیار کئے گئے۔ اور اُن کا کیا نتیجہ نکلا؟ آج کل کون سے وسائل اختیار کئے جا رہے ہیں۔ اور اُن کا کیا نتیجہ متوقع ہے؟ زراعت کے طریقوں میں کون سی تبدیلی کی جائے۔ جس سے پیداوار میں ٹھوس اضافہ ہو؟ پیداوار بڑھانے کے لئے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی کے لئے کون سے قدم اُٹھائے جائیں؟ کیا وجہ ہے۔ کہ اب تک اتنی کوشش کے باوجود پیداوار (بالخصوص زرعی پیداوار) میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا؟

کمیشن حکومت کو بتائیگا۔ کہ زرعی ترقی کے سلسلے میں مسئلے کے کس پہلو پر زیادہ زور دیا جائے۔ مرکزی اور صُوبائی حکومتوں میں زرعی ترقی کے لئے جو محکمے اور ادارے قائم ہیں۔ ان کو تقویت دینے کے لئے کون سے قدم اُٹھائے جائیں۔ کون سے فرائض مرکزی حکومت کے سپرد ہوں۔ اور کون سے صُوبائی حکومتوں کے حوالے کئے جائیں کاشتکاروں کو زیادہ اناج پیدا کرنے کے لئے کیا سہولتیں دی جائیں۔ مثلاً محاصل کے سلسلے میں قیمتیں مقرر کرنے، اناج کو منڈی میں لانے اور ذخیرے کے بارے میں کون سی ایسی آسانیاں ہیں۔ جو کسانوں کو حاصل ہوں۔ تو وہ پیداوار بڑھا سکیں۔ زرعی تعلیم اور تحقیق میں کس طرح بہتری پیدا کی جا سکتی ہے۔ جو محکمے اس غرض سے قائم ہیں۔ کہ وہ زراعت کے نئے نئے اور مفید طریقے کاشت کاروں تک پہنچائیں۔ اُن کی سرگرمیوں کو زیادہ موثر بنانے کے لئے کیا کچھ کیا جائے۔ نئی اراضی پر آبادکاری کا جو طریقہ اس وقت رائج ہے۔ اس میں کیا تبدیلی کی جائے۔ تاکہ پیداوار بڑھائی جا سکے۔ اراضی کے انتظام کو بہتر بنانے کیلئے کس قسم کی امداد باہمی کی مجالس قائم کی جائیں۔ تاکہ کاشتکار کم روپیہ صرف کر کے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کر سکیں غرضیکہ اس قسم کے بے شمار پہلوؤں پر کمیشن اچھی طرح غور کر کے اپنی سفارشات پیش کریگا۔

کمیشن سے کہا گیا ہے۔ کہ اُس کا اصل کام تو یہی ہے۔ کہ وہ زرعی پیداوار اور خصوصاً غذائی پیداوار کو بڑھانے کی تدابیر سوچے۔ لیکن اُسے یہ اختیار ہے۔ کہ وہ جنگلات، علاج حیوانات اور مچھلیاں پالنے کی صنعت کے بارے میں بھی جانچ پڑتال کرے کیونکہ پیداوار کے مسئلے کا ان معاملات سے بھی تعلق ہے۔

موجودہ حکومت سے پہلے بھی بعض مسائل پر غور کرنے کے لئے کمیشن مقرر ہوتے رہے ہیں۔ لیکن وُہ شاذ ہی اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کی وجوہ یہ تھیں۔

(ا) وہ کمیشن بہت تساہل سے اور آہستہ آہستہ کام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض کمیشن کئی سالوں تک اپنی سفارشات ہی پیش نہ کر سکے۔

(ب) اس تساہل کی وجہ یہ تھی۔ کہ کمیشن کے بعض ممبر اپنی لیاقت کے بل بوتے پر مقرر نہیں ہوتے تھے۔ انہیں سیاسی اغراض کی بناء پر مقرر کیا جاتا تھا۔

(ج) وہ کمیشن بعض اوقات ایسی سفارشات پیش کر دیتے تھے۔ جن پر عمل کرنا ممکن نہیں تھا۔ کیونکہ وُہ سفارشات پیش کرتے وقت یہ نہیں سوچتے تھے۔ کہ آیا ملک کے مالی ذرائع ان کے متحمل ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

(د) عام طور پر یہ ہوتا تھا۔ کہ کمیشن کی رپورٹ چھپ جاتی تھی۔ (اور بعض اوقات چھپتی بھی نہیں تھی) اور اس کے بعد حکومت کاغذات کو دابے بیٹھی رہتی تھی۔ اور اچھی اور قابل عمل سفارشات پر بھی عمل نہیں ہوتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عوام جب یہ خبر سُنتے کہ فلاں مسئلے پر کوئی کمیشن مقرر ہوا ہے۔ تو وُہ یہ سمجھتے کہ یہ مسئلہ ہمیشہ کیلئے ٹھپ ہو گیا۔

معیاد:- موجودہ حکومت کے عہد میں ایسا نہیں ہوتا مثلاً جب بھی کوئی کمیشن مقرر ہوا۔ اسے کہہ دیا گیا۔ کہ اتنی مدت کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کر دو۔ چنانچہ زرعی اصلاحات کے کمیشن نے تین ماہ کی قلیل مدت میں اپنی رپورٹ پیش کر دی۔ چونکہ زراعت کا مسئلہ خاصا مشکل ہے۔ اس لئے زرعی اور غذائی کمیشن کو تقریباً ایک سال دیا گیا ہے ۵ر جولائی ۱۹۵۹ء سے کام شروع ہوا ہے اور ۳۰ر جون ۱۹۶۰ء سے پہلے اسے اپنی رپورٹ پیش کرنی ہوگی

ارکان:- کمیشن کے ارکان چُننے میں حکومت نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے۔ صرف ایسے افراد مقرر کئے ہیں جو زرعی اور غذائی امور میں اپنی مہارت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ کمیشن کے صدر نواب آف کالا باغ مسٹر امیر محمد خان ہیں۔ موصوف پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے بھی صدر ہیں۔ وُہ غیر معمولی قابلیت کے مالک اور ایسے زمیندار ہیں۔ جنہیں زراعت کے عملی پہلوؤں سے خوب آگاہی ہے۔ ایک ممبر بی۔ ایس کھیر ہیں۔ آپ سابق صُوبہ سندھ کی حکومت میں زرعی سیکرٹری کے عہدے پر فائز رہے۔ پھر وزیر زراعت بن گئے۔ آپ کے عہد میں صوبہ سندھ میں زراعت کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ جب سے منصوبہ بندی کمیشن قائم ہوا ہے۔ آپ اس کے ممبر ہیں۔

سید عنایت حسین شاہ صاحب کا نام سب جانتے ہیں۔ حال ہی میں صدرِ پاکستان نے پاکستان کی زراعت اور معیشت پر ان کی لکھی ہوئی کتاب کو خراج تحسین ادا کیا ہے۔ موصوف معاشیات کے ماہر ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اُن کا شمار روشن خیال کسانوں میں کیا جاتا ہے۔

کمیشن کے تیسرے ممبر جناب ایم۔ اے۔ غنی ہیں۔ آپ ملک کے ممتاز سائنسدانوں میں شمار کئے جاتے ہیں ڈھاکہ یونیورسٹی میں ارضیاتی سائنس کے پروفیسر رہے ہیں۔ زرعی تحقیق اور تعلیم میں ایک عرصہ بسر کر چکے ہیں۔ ۵۶-۱۹۵۵ء میں سائنس کو فروغ دینے والی کل پاکستان انجمن کے سیکرٹری تھے۔ جو ایک بڑا اعزاز ہے۔ بے شمار ملکوں کا سفر کر چکے ہیں بالخصوص سوویٹ یونین میں آپ نے زراعت کی ترقی کا جائزہ لیا ہے

مشرقی پاکستان کے ایک اور قابل شخص مسٹر ایس۔ جی کبیر کمیشن کے ممبر ہیں۔ صوبائی حکومت میں کئی عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ صیغۂ مال اور زراعت میں ان کا تجربہ بہت وسیع ہے۔ جب آپ مشرقی پاکستان کی حکومت میں شعبہ زراعت کے جائنٹ سیکرٹری تھے۔ تو آپ نے زراعت میں مشینوں کے استعمال پر خاص توجہ دی۔ ملازمت سے ریٹائر ہو گئے لیکن معاشیات بالخصوص زراعت میں آپ کی دلچسپی برابر قائم رہی۔ اور آپ نے اس کا مطالعہ جاری رکھا۔

مغربی پاکستان کے ترقیاتی کمشنر مسٹر ایس۔ آئی حق بہت پُرانے اور تجربہ کار سی۔ ایس۔ پی آفیسر ہیں صوبائی حکومت میں زرعی اور غذائی عہدوں پر متمکن رہے کچھ عرصہ تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے صدر رہے۔ نیز آپ نے امریکہ جا کر ایک سال تک وہاں کے زرعی طریقوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

پاکستانی ارکان کے علاوہ دو غیر ملکی ماہر بھی کمیشن کے ممبر بنائے جائیں گے۔ نیز کمیشن کے دفتر میں بھی تین غیر ملکی ماہر رکھے جائیں گے۔ اور ان کے انتخاب میں بین الاقوامی بنک اور عالمی غذائی و زرعی ادارے نے مشورے اور امداد کا وعدہ کیا ہے۔

کمیشن کے سیکرٹری جنرل کے عہدے پر مسٹر ایم۔ اے چیمہ کو مقرر کیا گیا ہے۔ انہیں نظم و نسق کا وسیع تجربہ ہے صُوبے اور مرکز کے محکمہ امداد باہمی اور غذائی و زرعی محکموں میں مختلف عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ اس عہدے پر مقرر ہونے سے پہلے آپ حکومتِ پاکستان کے مرکزی دفتر شماریات کے ڈائرکٹر جنرل تھے۔

کمیشن کے ارکان کے بارے میں یہ واضح ہے کہ انہیں محض قابلیت کی وجہ سے مقرر کیا گیا ہے۔ انمیں مشرقی اور مغربی پاکستان دونوں کے ماہرین شامل ہیں ان میں ایک وُہ ہیں جنہوں نے امریکہ میں زراعت کا مشاہدہ کیا ہے اور ایک نے سوویٹ یونین میں۔ گویا دُنیا کے دو سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملکوں کے تجربات کمیشن کے سامنے رکھے جائیں گے پھر غیر ملکی ماہرین بھی مشورے دیں گے۔

عملی سفارشات:- حکومت نے کمیشن سے کہا ہے کہ وُہ جب اپنی سفارشات مرتب کرے۔ تو یہ اچھی طرح سوچ لے کہ ان پر عمل ہو سکتا ہے۔ یا نہیں۔ ملک کی مالی حالت تربیت یافتہ افراد اور نظم ونسق کے وسائل محدود ہیں اس لئے ایسی سفارشات پیش کی جائیں۔ جن پر عمل کرنے میں ان محدود وسائل ہی کو استعمال کیا جا سکے۔ گویا زرعی ترقی کے لئے ایسی تجاویز پیش کی جائیں گی جو ہماری مالی بساط سے باہر نہ ہوں گی۔

رپورٹ:- کمیشن سے یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ وُہ ایک سال کے اندر اندر سارے مسائل کی اچھی طرح چھان بین کر کے اپنی تجاویز پیش کر دے۔ گویا اس مالی سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے حکومت کو اسکی تجاویز کا علم ہو جائیگا۔ اور وہ آئندہ بجٹ میں انہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے گنجائش رکھے گی۔

اس مختصر سے جائزے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ

اوّل:- یہ کمیشن اپنا کام ایک سال میں ختم کرے گا۔

دوم:- اسکے ارکان غذائی اور زرعی مسائل کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

سوم:- یہ کمیشن ایسی سفارشات پیش کریگا۔ جو ملک کی بساط سے باہر نہیں ہونگی۔ **چہارم:-** اسکی سفارشات پر حکومت جلد از جلد عمل کریگی۔ اب سوچنا یہ ہے کہ پاکستانی عوام کمیشن کے کام میں کسطرح مدد دے سکتے ہیں؟ ہمارے نزدیک ہر شخص تو اس بات کا اہل نہیں۔ البتہ ہمارے دیہات میں بعض ایسے لوگ ضرور موجود ہیں۔ جو معاشیات یا زراعت کے ماہر تو نہیں۔ لیکن وہ اس کے بعض پہلوؤں کے بارے میں بہت واقفیت رکھتے ہیں۔ ایسے شہریوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی تجاویز کمیشن کو بھیجیں۔ تعاون کی ایک اور صورت یہ ہے۔ کہ کمیشن جب دیہات میں تحقیق کے لئے اپنے آدمی بھیجے۔ تو اُن سے تبادلۂ خیالات کریں۔ ایسے بڑے اور وسیع کام ہمیشہ عوامی تعاون ہی سے ہوتے ہیں۔

حکومت کا نصب العین اقتصادی آزادی کا حصول ہے

صدر ایوب کی طرف سے اقتصادی و صنعتی پالیسی کی وضاحت

داؤدخیل ۲ر فروری فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صدر پاکستان نے کہا ہے۔ کہ میری حکومت کی اقتصادی اور صنعتی پالیسی کا مقصد یہ ہے۔ کہ ملک کی بڑی بڑی ضروریات ملک کے اندر پوری ہوں۔ تاکہ ملک کو اقتصادی آزادی حاصل ہو سکے۔ آپ نے کہا یہ ایسا مقصد ہے۔ جو بڑی حد تک باقاعدہ صنعتی منصوبہ بندی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ میرا پختہ یقین ہے۔ کہ پاکستان کا اقتصادی استحکام باقاعدہ صنعتی منصوبہ بندی پر انحصار رکھتا ہے۔

صدر مملکت کل ایک سپاسنامے کا جواب دے رہے تھے۔ جو صنعتی ترقی کی کارپوریشن کے چیئرمین کی طرف سے انہیں پنسلین کی فیکٹری اور رنگوں اور کیمیائی اشیاء کی تیاری کے کارخانے کے افتتاح کے موقع پر پیش کیا گیا تھا۔

صدر محمد ایوب خان نے کہا حکومت کی یہ پالیسی بڑی مفید ثابت ہو رہی ہے۔ اور سرکاری سیکٹر میں پی آئی ڈی سی کو حکومت کے پروگرام کی تکمیل کے سب سے بڑے ایجنٹ کی حیثیت حاصل ہے۔ آپ نے کہا صنعتی پیداوار اور بڑھ رہی ہے۔ سوتی کپڑے کی پیداوار میں پندرہ فی صد اور پٹ سن کی مصنوعات کی پیداوار میں پینتالیس فیصد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح گنے اور کیمیائی کھاد کی صنعتوں کی پیداوار میں بھی اچھا خاصہ اضافہ ہوا ہے۔ ملک میں مزدوروں کا کوئی جھگڑا پیدا نہیں اور دیہاتی ماندہ صنعتوں کی پیداوار بھی بڑھ رہی ہے۔ یہ ایسے حالات ہیں۔ کہ ملک کی عام صنعتی حالت پر ان کا اثر پڑے بغیر نہیں رہ سکتا۔

صدر ایوب نے اپنی تقریر میں کہا "مجھے پنسلین کی فیکٹری اور رنگوں اور کیمیائی اشیاء کے کارخانے کا افتتاح کر کے بڑی مسرت ہوئی ہے۔ ان دونوں کارخانوں کو ملک کی ترقی کے دو بڑے منصوبوں ہی کی حیثیت حاصل نہیں بلکہ انہیں بین الاقوامی تعاون کی بدولت یہ کارخانے قائم ہوئے ہیں" صدر پاکستان نے پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کے چیئرمین کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے سپاسنامے میں صدر کے ان اقدامات کو سراہا ہے۔ جو وہ پاکستان کی عام صنعتی ترقی نیز پی آئی۔ ڈی۔ سی کے لئے کر رہے ہیں۔ صدر نے کہا پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کے امور میں بڑی دلچسپی کی بڑی وجہ میرا یہ پختہ یقین ہے۔ کہ پاکستان کے صنعتی استحکام کا دارومدار باقاعدہ اور منظم صنعتی منصوبہ بندی پر ہے۔ آپ نے کہا پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی نے ملک کی صنعتی ترقی میں جو اہم پارٹ ادا کیا ہے اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کی کامیابیوں کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ اس نے تھوڑی سی مدت میں کتنا سرمایہ لگایا اور کتنے صنعتی منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

اکیاون منصوبوں کی تکمیل

صدر نے کہا پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کو قائم ہوئے صرف آٹھ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اس نے اس مدت میں اکیاون صنعتی منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ جن پر ایک ارب چار کروڑ چھہتر لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے۔ اس کے چھ منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ جن پر پینتالیس کروڑ دو لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے۔ آپ نے کہا پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کی سرگرمیوں کا ایک اہم پہلو جسے اکثر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے یہ ہے کہ اس نے ایک اچھوتے انداز میں سرکاری اور نجی سرمایہ میں اشتراک عمل پیدا کیا ہے۔ اگرچہ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی ایسے بڑے بڑے کارخانوں کے قیام پر روپیہ خرچ کرتی رہی ہے۔ جو نجی سرمایہ لگانے والوں کی دسترس سے باہر ہوتا ہم وہ ان کارخانوں کی تکمیل کے بعد ان سے متعلق اپنے نجی حصوں کو سرمایہ لگانے والوں کے ہاتھ فروخت کر دینے کی عادی ہے۔ کارپوریشن پایۂ تکمیل تک پہنچے ہوئے اپنے اکیاون کارخانوں میں سے تین کو نجی سرمایہ کاروں کے ہاتھ فروخت کر چکی ہے۔ گویا اس نے تین نئی پبلک لمیٹڈ کمپنیوں کو جنم دیا ہے۔ جن کا مجموعی ادا شدہ سرمایہ اکیاسی کروڑ چھیاسٹھ لاکھ روپیہ ہے۔ ان کارخانوں میں کارپوریشن نے جو سرمایہ لگایا تھا۔ اس میں سے حکومت کا سرمایہ بائیس کروڑ دس لاکھ روپیہ تھا۔ باقی روپیہ نجی لوگوں کا تھا۔ حال ہی میں پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی نے کرنافلی پیپر ملز لمیٹڈ۔ چندرگھونا کے وہ شیئر (حصے) بھی فروخت کر دیئے ہیں۔ جو اس کی ملکیت میں تھے۔

صدر نے مسرت کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا کہ جہاں تک سرکاری سیکٹر میں صنعتوں پر سرمایہ لگانے کا تعلق ہے، پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی حکومت کے بڑے ایجنٹ کے فرائض انجام دیتی رہی ہے۔ لہٰذا حکومت اس کی ہر ممکن امداد کرتی رہی ہے۔ اور کرتی رہے گی۔

خام مال اور فالتو پرزے

صدر نے کہا صنعتوں کے لئے ضروری خام مال، فالتو پرزے اور فنی ماہر فراہم کرنے کے لئے ہر سال زرمبادلہ کی بہت بڑی رقم صرف کرنا پڑتی ہے۔ لہٰذا ہمیں قائم شدہ صنعتوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہنا اور ان کی ضروریات معلوم کرتے رہنا چاہئے۔ ہمیں ایسی نئی نئی صنعتوں کے قیام کے امکان پر بھی غور کرتے رہنا چاہئے جو زرمبادلہ بچا سکیں یا جن میں خام مال استعمال ہوتا ہو۔ آپ نے کہا کہ دوسرے پنجسالہ ترقیاتی منصوبے کی منظوری دیتے ہوئے ان اصولوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

اقتصادی آزادی

صدر نے کہا ہماری صنعتی پالیسی کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے۔ کہ ملک کی بڑی بڑی ضروریات ملک ہی کی مصنوعات سے پوری ہوں۔ اور ملک کو اقتصادی لحاظ سے آزادی نصیب ہو ہمیں عوام کو یقین دلانا ہے۔ کہ خوراک، کپڑا، مکانات تعمیر کرنے کا سامان اور دوسری بڑی بڑی ضروری اشیاء ملک کے اندرونی وسائل سے فراہم کی جائیں گی اور ان کی قیمتیں ایسی ہونی چاہئیں۔ کہ ہر شخص انہیں آسانی سے خرید سکے پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کے صدر مسٹر غلام فاروق نے ملک کو صنعتی بنانے کے سلسلے میں جو خدمات انجام دی ہیں صدر نے انہیں سراہا۔

۱۹۶۱ء تک پاکستان کو خوراک کے معاملے میں خود کفیل بنا دیں

کاشت کاروں اور محکمہ خوراک کے افسروں کو جنرل اعظم خان کی تلقین

لاہور ۲ر فروری۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان وزیر خوراک نے کہا ہے کہ پاکستان کو ہر حالت میں ۱۹۶۱ء تک خوراک کے لحاظ سے خود کفیل بنا دینا چاہئے۔ آپ نے کاشت کاروں اور اپنے محکمے کے افسروں پر زور دیا کہ اس قومی مقصد کے حصول کے لئے زبردست جدوجہد کریں۔

جنرل اعظم خان اپنے دفتر واقع اسمبلی چیمبر میں محکمہ خوراک و زراعت کے افسروں سے زرعی ترقی کی سکیموں کے متعلق تبادلہ خیالات کر رہے تھے۔ آپ نے کہا فی ایکڑ پیداوار ہر حالت میں بڑھنی چاہئے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک میں خوراک کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے کوئی قابل عمل طریقہ اختیار کیا جائے۔

جنرل اعظم خان نے کہا کاشت کاروں کو ان کے زرعی مسائل حل کرنے میں پوری مدد ملنی چاہئے۔ سیم کا قلع قمع ہو جانا چاہئے اور بڑا سے بڑے قطعات اراضی کو سیم کی مصیبت سے نجات دلانی چاہئے۔ آپ نے کہا یہ مقصد مخلصانہ کوششوں اور باہمی اشتراک عمل سے ہی حل ہو سکتا ہے آپ نے کہا حکومت اس امر کو بعید اہمیت دیتی ہے کہ کاشت کاروں کے لئے اچھی قسم کا بیج اور مصنوعی کھاد کی کافی مقدار فراہم کرنے کے علاوہ ان کی صحیح رہنمائی بھی کی جائے۔ آپ نے اس امر پر بھی زور دیا کہ کاشتکاروں کی مالی ضروریات پوری ہونی چاہئیں۔ آپ نے کہا محکمہ زراعت کو بروقت کاشت کاروں کے لئے بیج اور کھاد فراہم کرنا چاہئے۔ تاکہ انہیں صحیح طریقے پر استعمال کر سکیں۔ آپ نے انکشاف کیا کہ حکومت نے خریف کی فصل کے لئے مغربی پاکستان کے کاشت کاروں کو قریباً ایک لاکھ ٹن کھاد فراہم کرنے کا انتظام کر لیا ہے

آپ نے اراضی کے ایسے بڑے رقبے کا بھی ذکر کیا جس میں کاشت کاری نہیں کی جاتی۔ آپ نے کہا زمین کے کسی ایسے ٹکڑے کو کاشت کے بغیر نہیں رہنے دینا چاہئے۔ ہر انچ اراضی سے خاص طور پر ایسی اراضی سے فائدہ اٹھانا چاہئے جس کے لئے آبپاشی کی سہولتیں میسر آ سکیں یا جہاں ٹیوب ویل لگانے کے لئے بجلی دستیاب ہو سکتی ہو۔

جنرل اعظم نے انکشاف کیا کہ جلد ہی صوبائی محکمہ زراعت کی طرف سے ایسے افتادہ رقبے کا سروے کیا جائے گا تاکہ اسے زیر کاشت لانے کی تدابیر اختیار کی جا سکیں۔ آپ نے افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا کہ عوام سبزیوں کی کاشت کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے اگرچہ ان کے رہائشی مکان چھوٹے بڑے احاطوں ہی کی شکل میں کیوں نہ ہوں جہاں سبزیوں وغیرہ کی کاشت کے لئے کافی جگہ نکل سکتی ہے اور جہاں پانی کی سہولتیں پہلے ہی میسر ہیں۔ آپ نے تجویز کیا کہ جب گھروں میں جگہ میسر ہو سکے وہاں سبزیاں ضرور بونی چاہئیں آپ نے کہا کہ ایسے لوگوں کے لئے سرکاری فارموں سے بیج فراہم کرنے چاہئیں۔ آپ نے کہا ہر گھر میں گھر کے استعمال کے لئے سبزیاں ہونی چاہئیں اور جس جگہ بھی ممکن ہو گھر سے ملحق زمین کو گندم، آلو اور اسی قسم کی دوسری سبزیوں یا غلے کے لئے مختص کر دینی چاہئے جنرل اعظم خان نے سیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سیم کا سد باب کرنے والے محکمے کو محکمہ جنگلات کی امداد حاصل ہونی چاہئے۔

آپ نے کہا ہر کاشت کار کو چارہ کی ضروریات خود پوری کرنی چاہئیں۔ اور اسے مفت گھاس چرائی پر انحصار نہیں کرنا چاہئے مفت گھاس چرائی کی وجہ سے فصلوں کو بڑا نقصان پہنچتا ہے اسی طرح اس سے درختوں کی نشوونما پر بھی برا اثر پڑتا ہے جس کی وجہ سے پانی کا کٹاؤ شروع ہو جاتا ہے۔

آپ نے کہا محکمہ زراعت کے افسروں کو خیال رکھنا چاہئے کہ سڑکوں نہروں اور جنگل سے گھاس نہ کاٹی جائے۔ کیونکہ اس سے پودے تباہ ہو جاتے ہیں۔ آپ نے کہا اس سال درخت لگانے کی مہم کے سلسلے میں لاکھوں پودے لگائے جائیں گے جن کی حفاظت کا کام یونین کونسلوں، دیہی ترقی کی ایجنسیوں اور اسی قسم کے دوسرے محکموں کو سونپا جائے گا۔

امریکی زرعی ماہر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲ر فروری۔ زرعی ترقی کے ممتاز امریکی ماہرین وزارت زراعت امریکہ کے دو نمائندوں کی معیت میں کل صبح کراچی پہنچ گئے یہ پارٹی غیر ملکی زرعی سروس کے زیر اہتمام پاکستان آئی ہے اور وہ تین فروری تک کراچی میں رہے گی۔ وہ پاکستان میں تجارتی ترقی کی رفتار اور زرعی ضروریات کا جائزہ لے گی۔ اس کے دورے کی غرض و غایت یہ ہے کہ امریکی کاشتکاروں اور پیشہ ور زرعی مزدوروں کو غیر ملکی گاہکوں اور بیرونی منڈیوں کے متعلق بہتر معلومات فراہم کرے چونکہ امریکہ میں پیدا ہونے والے غلے کا ½ حصہ برآمد کیا جاتا ہے لہٰذا امریکی پیداوار کنندگان قدرتی طور پر یہ معلوم کرنے کے خواہاں ہیں کہ دوسرے ملکوں کے گاہک امریکی غلے کے بارے میں کیا نظریہ رکھتے ہیں۔

کرالا کے انتخاب میں کمیونسٹوں کو شکست

متحدہ محاذ کی کامیابی پر صوبہ میں مسرت کا اظہار

ٹریونڈرم ۳ر فروری کیرالا کے انتخابات میں کمیونسٹوں کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا ہے اس بھارتی صوبہ کے تین سابق کمیونسٹ وزراء بھی شکست کھا گئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ البتہ صوبہ کے سابق کمیونسٹ وزیر اعلیٰ مسٹر نمبودری پد جیت گئے ہیں ۔

کرالا اسمبلی کی ۱۲۶ نشستیں ہیں۔ صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں کمیونسٹوں کے خلاف تین پارٹیوں کانگرس پرجا سوشلسٹ پارٹی اور مسلم لیگ نے متحدہ محاذ بنا رکھا تھا۔ اب تک جن حلقوں سے انتخابی نتائج کا اعلان کیا گیا ہے ان کے مطابق اس متحدہ محاذ کو صوبائی اسمبلی میں قطعی اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ جن سابق کمیونسٹ وزراء کو شکست ہوئی ان میں سابق وزیر تعلیم اور وزیر محنت بھی شامل ہیں کمیونسٹوں کی شکست پر کل سارے صوبہ میں زبردست مسرت کا اظہار کیا گیا ۔

صوبائی نظم و نسق کمیشن کی رپورٹ

لاہور ۳ر فروری ۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین نے آج لاہور میں بتایا کہ صوبائی نظم و نسق کمیشن کی رپورٹ تیار ہے (ص)

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں

ماہ جنوری ۱۹۶۰ء کے بل الفضل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ فروری سے قبل دفتر الفضل میں پہنچ جانی چاہئے ۔ (مینیجر الفضل)

دعوت ولیمہ

عزیزم مسٹر لطیف احمد سلمہ اللہ کی تقریب دعوت ولیمہ ۱۲؍ جنوری کو بعد نماز مغرب عمل میں آئی۔ مکرم ڈپٹی ضیغم اللہ خانصاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز نے دعا کرائی ۔

عزیزم کا نکاح عزیزہ امتہ العزیز صاحبہ بنت چوہدری عبدالستار صاحب آف کراچی کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۵۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر پڑھا تھا۔

احباب کرام اور معزز درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے کہ ازراہ کرم دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اس تعلق کو ہر دو خاندانوں کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے آمین

(محمد دین ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

آپ نے اس خوشی میں مبلغ سات روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

(مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب کلاتھ مرچنٹ لائلپور کا چھوٹا لڑکا تالو میں زخم آ جانے کی وجہ سے لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

(محمد اسمٰعیل دیالگڑھی واعظ)

(۲) میری والدہ محترمہ اہلیہ ملک محمد دین صاحب لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہی ہیں۔ آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے اور راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ تمام احباب جماعت اور صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (ملک مجید احمد بشر خانپور چک ۲۲۶ گ ب گوجرہ ضلع لائلپور)

(۳) میرے بہنوئی مولوی نورالدین صاحب اجمل (آف گولیکی) کی نظر کمزور ہو گئی ہے احباب ان کی صحت یابی کیلئے دردِ دل سے دعا کریں (تنویر احمد سعید ابن علی حال ربوہ)

(ص) اور یہ رپورٹ کل صدر کی خدمت میں پیش کر دی جائیگی مسٹر اختر حسین کل ہی دورہ سے لاہور واپس پہنچے تھے۔ آپ نے ایک سوال پر کہا کہ کراچی کا نظم و نسق مغربی پاکستان کو منتقل کرنے کی ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے

اعلان نکاح

میرے بھائی عزیزم ظہور احمد خالد ابن چوہدری محمد ابراہیم خاں مرحوم آف موضع بگول حال جڑانوالہ) کا نکاح عزیزہ شفقت آراء بنت چوہدری فضل حق صاحب ساکن چک ۲۰۲ گ ب تحصیل لائلپور کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے ۱۲؍ ۲۵ فروری بعد نماز جمعہ مسجد دارالنصر ربوہ میں پڑھا۔ بزرگان سلسلہ اس کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(محمودہ خانم اہلیہ چوہدری جمال الدین احمد صاحب۔ محلہ دارالنصر ربوہ)

مخزن معارف

یعنی

خلاصہ تفسیر کبیر

کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

"مخزن معارف کام اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت دے یہ تفسیر کبیر کا خلاصہ ہے۔ دوست اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔"

اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے سورۂ یونس تا کہف والی ہزار صفحات کی معرکۃ الآراء اور نایاب جلد کا اور آخری پارہ کی اٹھارہ سو صفحات پر مشتمل چار جلدوں کا جو قرآنی معارف کا بے بہا خزانہ ہیں خلاصہ الگ الگ شائع ہو چکا ہے۔

قیمت فی نسخہ:۔ جلد آرٹ پیپر / جلد آئل کلاتھ -/۵ روپے، جلد کپڑا -/۴ روپے

خاکسار:۔ پیر معین الدین دار الصدر ربوہ

بعض احباب

کی طرف سے مجھے کچھ شکایات عملہ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کے بارہ میں پہنچی ہیں ۔ میں ایسے تمام دوستوں سے معذرت خواہ ہوں۔ کہ ان کو ہمارے بعض کارکنوں سے تکلیف پہنچی۔ ہنگامی کاموں میں شکایات کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ چونکہ ہماری سروس بالکل نئی ہے۔ اور اسے جاری ہوئے ابھی تین سال کا عرصہ ہوا ہے۔ عملہ پوری طرح ٹرینڈ نہیں ہے ۔ میں تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون فرمایا۔ ان کو یہ یقین دلاتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ آئندہ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جاویگا۔ کہ احباب کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے۔ کہ دوستوں نے اپنے مفید مشوروں اور تکالیف سے مجھے اطلاع دی۔ اور ہمیں اس قابل بنایا کہ آئندہ ہم ان نقائص اور تکالیف کا سدباب کر سکیں۔

آخر میں میں تمام دوستوں سے جن کو کوئی تکلیف پہنچی ہے۔ پھر معذرت خواہ ہوں۔ اور انکو دوبارہ یقین دلاتا ہوں۔ کہ آئندہ ان کو کسی قسم کی کوئی تکلیف پیش نہیں آئیگی۔ امید ہے احباب حسب سابق ہمارے ساتھ تعاون فرماتے رہیں گے۔ (مرزا امیر احمد مینیجنگ پارٹنر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی)

امریکی طیارے کے حادثے میں سات ہلاک

پورٹو ریکو ۳ر فروری۔ امریکی فضائیہ کا ایک جیٹ ریسے کے ہوائی اڈے کے قریب زمین پر گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارے میں سات ہوا باز سوار تھے۔ جو تمام کے تمام ہلاک ہو گئے حادثے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی ۔